ازعدالت عظمیٰ

الہ آباد بینک لمیٹڈ۔

8 اکتوبر
1908

بنام

انکم ٹیکس کمشنر، مغربی بنگال۔

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، ایس آر داس، ویوین بوس
غلام حسن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ (11 بابت 1922)۔دفعہ 10(2)(xv)۔ملازمین کو پنشن کی ادائیگی کے لیے ٹرسٹ میں شراکت۔چاہے کاروباری اخراجات ہوں۔پنشن کی ادائیگی اور باقی رقم آجر کی صوابدید پر چھوڑ دی گئی ہے۔ ٹرسٹی پر پنشن کی ادائیگی کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ٹرسٹ کی توثیق۔

ایک بینکنگ کمپنی نے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا جس کے تحت اس کا مقصد اپنے عملے کے سبکدوش ہونے والے اراکین کو پنشن کی ادائیگی کے لیے ایک ٹرسٹ بنانا تھا۔ایک مخصوص رقم تین افراد کو منتقل کی گئی تھی جنہیں ٹرسٹی کہا جاتا تھا اور اس دستاویز میں یہ بھی کہا گیا کہ کمپنی دستاویز کی شرائط کے تحت، فنڈ میں مزید حصہ ڈال سکتی ہے۔تاہم، کمپنی عملے کے کسی بھی رکن کو کوئی پنشن ادا کرنے کی پابند نہیں تھی، ادائیگی خود اور قابل ادائیگی رقم مکمل طور پر کمپنی کی صوابدید پر تھی، اور کمپنی کو کسی بھی پنشن کو واپس لینے یا اس میں ترمیم کرنے اور اپنی مرضی سے پنشن دینے سے متعلق قواعد میں تبدیلی کرنے کا بھی اختیار تھا۔مالی سال میں کمپنی نے 2 لاکھ روپے کا مزید حصہ ادا

کیا۔اورانکم ٹیکس ایکٹ کے 10(2)(xv) کے تحت اس رقم کی کٹوتی کا دعوی کیا کیونکہ اس رقم کو بطور اخراجات مکمل طور پر اور خصوصی طور پر کاروبار کے مقاصد کے لیے متعین کیا گیا ہے:

یہ کہا گیا کہ چونکہ دستاویز میں بینک یا ٹرسٹیز پر کسی ملازم کو پنشن دینے کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی گئی ہے، اور پنشن چاہے وہ دی گئی ہو، واپس لی جاسکتی ہے اور یہاں تک کہ قواعد کو بھی کمپنی کی طرف سے اپنی مرضی سے مکمل طور پر تبدیل کیا جاسکتا ہے، کوئی درست ٹرسٹ نہیں بنایا گیا تھا حالانکہ ٹرسٹیز کو رقم منتقل کی گئی تھی، اور آیا زیر بحث رقم کو کاروبار کے مقاصد کے لیے خرچ کیا گیا ہے یہ نہیں کہا جاسکتا اور اسے دفعہ 10(2)(xv) کے تحت کٹوتی کے طور پر استعمال کیا گیا۔

براؤن بمقابلہ ہگس (32 ای۔ آر 473) اور برو بمقابلہ فلکوکس (41 ای -آر 299) ممتاز ہیں۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 161 بابت 1952۔

کلکتہ میں بااختیار عدالت عالیہ (چکرورتی اور داس گپتا جج صاحبان) کے انکم ٹیکس 1950 ریفرنس نمبر 63 میں ان کے خصوصی دائرہ اختیار (انکم ٹیکس) کے 18 مئی 1951 کے فیصلے اور حکم پر اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے: این سی چٹر جی (بشمول ایس این مکھر جی)۔

مدعا علیہ کی طرف سے: بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے ڈیفتری (بشمول جی این جوشی)

1953 .8 اکتوبر کو عدالت کا فیصلہ جسٹس بھگوتی داس کے ذریعے سُنایا گیا

جسٹس بھگوتی: ۔یہ اپیل بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ (XI بابت 1922) کی دفعہ 66(1) کے تحت انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے دیے گئے حوالہ پر کلکتہ میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے فیصلے پر سامنے آئی ہے۔

اپیلیٹ ایک بینکنگ کمپنی ہے جو دیگر مقامات کے علاوہ کلکتہ اور الہ آباد میں کاروبار کر رہی ہے۔15 مارچ 1946 کو، اپیل کنندہ نے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا جس کے ذریعے اس نے اپنے عملے کے ممبروں کو پنشن کی ادائیگی

کے لیے ایک ٹرسٹ بنانے کا ارادہ کیا۔دستاویز میں اعلان کیا گیا کہ ایک پنشن فنڈ تشکیل دے کر قائم کیا گیا ہے۔اس کے بعد یہ کہتا ہے کہ 200000 لاکھ روپے کی رقم پہلے ہی تین افراد کو دے دیا گیا تھا جنہیں" موجودہ ٹرسٹی" کہا گیا تھا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ یہ فنڈ مذکورہ رقم کی پہلی قسط 200000 روپے پر مشتمل ہوگا۔ اور یہ کہ اس میں اس طرح کی مزید شراکت شامل کی جائے گی جو بینک وقتاً فوقتاً کرسکتا ہے، حالانکہ وہ اس طرح کی شراکت کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔مالی سال 47-1946 کے دوران، بینک نے مزید 200000 لاکھ روپے کی ادائیگی اس فنڈ میں کی۔

تشخیص کے سال 48-1947 کے لیے اپنی تشخیص میں اپیل کنندہ نے اس ایکٹ کی دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت 200000 لاکھ روپے کے رقم کی کٹوتی کا دعوی، اس بنیاد پر کیا کہ یہ اخراجات کا ایک مد تھا جو مکمل طور پر اور خصوصی طور پر اپنے کاروبار کے مقاصد کے لیے رکھی گئی تھی یا خرچ کی گئی تھی۔انکم ٹیکس افسر، اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹرابیونل نے اپیل کنندہ کے اس دعوے کو مسترد کردیا اور انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے ایک مقدمہ بیان کیا اور عدالت عالیہ کے غور خوض کے لیے مندرجہ ذیل سوال کا حوالہ دیا:۔

" آیا اس کیس کے حقائق اور حالات میں، انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کا، بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10 (2)(xv) کے تحت 200000 لاکھ روپے کی کٹوتی کی اجازت نہ دینا دوست تھا۔

عدالت عالیہ نے اس سوال کا تائیدی جواب دیا اور اسطرح یہ اپیل۔

اگرچہ اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ انکم ٹیکس حکام کی طرف سے عدالت عالیہ کے سامنے اس سوال سے پیدا ہونے والے کئی سوالات کو اٹھانے کی کوشش کی گئی تھی،لیکن واحد دلیل جو عدالت عالیہ کے سامنے پیش کی گئی تھی اور اسے اس کے سامنے جانچ کا مدہ قرار دیا گیا تھا کہ آیا 15 مارچ 1946 کے ٹرسٹ کا دستاویز قانوناً درست تھا۔ٹرسٹ کے دستاویز کی متعدد توضیعات نتیجے میں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ:۔

" ہماری رائے ہے کہ ٹرسٹ نامہ کی ان توضیعات کے ساتھ مستفیدین کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال اور پنشن دینے کی کسی ذمہ داری کی عدم موجودگی کے پیش نظر کوئی قانونی اور موثر ٹرسٹ نہیں بنایا گیا، اور نام نہاد ٹرسٹ کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔"

اس نے مزید کہا کہ اگرچہ رقم کی ملکیت متولی کو منتقل کر دی گئی تھی، پھر بھی پنشن کی ادائیگی کے لیے رقم کا اطلاق مکمل طور پر غیر موثر اور باطل ہونے کی وجہ سے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ رقم کاروبار کے مقصد کے لیے خرچ کی گئی تھی، اور اس ایکٹ کی دفعہ (xv)(2) 10 کے معنی میں کاروباری اخراجات کے مقاصد سے نہیں تھا۔ یہ واحد دلیل تھی جس پر ہمارے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہوئے شری این سی چٹرجی نے زور دیا تھا۔

بھارتیہ ٹرسٹ ایکٹ (II بابت 1882) کے دفعہ 3 میں ٹرسٹ کو جائیداد کی ملکیت سے منسلک ایک ذمہ داری کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اور یہ دوسروں یا مالک کے فائدے کیلئے مالک کو دئے گئے اور اس کے ذریعے اعلان کردہ اور قبول کیے گئے اعتماد سے پیدا ہوتا ہے۔ جس شخص کے فائدے کے لیے اعتماد قبول کیا جاتا ہے اسے "مستفید" کہا جاتا ہے۔ جہاں تک اس اپیل کے مقصد کے لیے مواد موجود ہے، دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ منقولہ جائیداد کے سلسلے میں کوئی بھی ٹرسٹ قانونی نہیں ہے۔ جب تک کہ مذکورہ بالا کی طرح اعلان نہ کیا جائے (یعنی ٹرسٹ کے مصنف یا ٹرسٹی کے دستخط شدہ دستاویزات اور رجسٹرڈ، یا ٹرسٹ کے مصنف یا ٹرسٹی کی مرضی سے) یا جب تک کہ جائیداد کی ملکیت ٹرسٹی کو منتقل نہ کی جائے۔ ایکٹ کے سیکشن 6 میں کہا گیا ہے کہ سیکشن 5 کی توضیعات کے تابع، ایک ٹرسٹ اس وقت بنایا جاتا ہے جب ٹرسٹ کا مصنف کسی بھی الفاظ یا اعمال کے ذریعے معقول یقین کے ساتھ اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(ج) مستفید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زیر بحث ٹرسٹ کی صداقت یا بصورت دیگر کا تعین بھارتیہ ٹرسٹ ایکٹ کے مذکورہ بالا دفعات کے حوالے سے کیا جانا چاہیے۔

ٹرسٹ کا دستاویز شق 5 میں فراہم کیا گیا ہے کہ فنڈ کی آمدن اگر کافی ہے اور اگر فنڈ کی آمدنی کافی نہیں ہوگی تو فنڈ کا سرمایہ اس طرح کی پنشن کی ادائیگی میں یا اگر نا کافی ہے تو اس کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ بینک یا اس کے ایسے افسران جو اس سلسلے میں بینک کی طرف سے باضابطہ طور پر مجاز ہوں، فنڈ سے ادائیگی کرنے کی ہدایت کریں گے۔ شق 7 میں کہا گیا ہے کہ یہ فنڈ بینک کے یورپی اور بھارتیہ عملے کے سبکدوش ہونے والے ملازمین کے فائدے کے لیے قائم کیا گیا تھا جنہیں بینک کی طرف سے پنشن دی گئی ہوگی۔ شق 8 میں کہا گیا ہے کہ بینک کے مغربی عملے کا کوئی بھی افسر جو کم از کم پچیس سال سے بینک کی خدمت میں تھا اور بینک کے بھارتیہ عملے کا کوئی

بھی افسر یا دیگر ملازم جو کم از کم تیس سال سے بینک کی خدمت میں تھا، پنشن کے لیے بینک میں درخواست دے سکتا ہے، اور یہ کہ خصوصی حالات میں بینک ان ملازمین کو پنشن دے سکتا ہے جنہوں نے مذکورہ بالا خدمت کی متعلقہ مدت مکمل نہیں کی تھی۔ شق 9 میں بینک کی طرف سے اس کے تحت قابل ادائیگی کسی بھی پنشن کی واپسی، ترمیم یا تعین کے لیے اس وقت التزام کیا گیا جب اس کی رائے میں وصول کنندہ کے طرز عمل یا مقدمے کے دائرہ کار نے اسے ایسا کرنے میں جائز قرار دیا اور ٹرسٹی بینک کی یا اس سلسلے میں بینک کی طرف سے باضابطہ طور پر مقرر کردہ کسی بھی افسر کی کسی بھی ہدایت پر فوری طور پر کارروائی کرنے کے پابند تھے۔ شق 11 نے بینک کو ہر پنشن کی رقم طے کرنے اور اس میں کوئی ترمیم کرنے میں صوابدید کے ساتھ سرمایہ کاری کی لیکن اس طرح کے صوابدید پر تعصب کے بغیر اعلان کیا کہ وہ کون سی پنشن تھی جس پر وہ غور کر رہا تھا کہ دستاویز کی شق 8 توضیعات کے تحت اہل وصول کنندگان کو ادا کی جائے گی۔ شق 18 نے بینک کو وقتاً فوقتاً تحریری طور پر اپنی مشترکہ مہر کے تحت ٹرسٹیز کی تحریری منظوری کے ساتھ فنڈ سے متعلق دستاویز میں موجود تمام یا کسی بھی توضیعات کو تبدیل کرنے اور فنڈ سے متعلق فی الحال تمام یا کسی بھی توضیعات کو خارج کرنے یا اس کے علاوہ نئے توضیعات بنانے کا اختیار دیا اور اس شق کے مقاصد کے لیے دستاویز میں موجود تمام دفعات کو فنڈ سے متعلق توضیعات سمجھا گیا۔

مذکورہ بالا ٹرسٹ کے دستاویز توضیعات پر غور کرنے پر یہ واضح ہے کہ بینک یا اس کی طرف سے باضابطہ طور پر مجاز افسران کو واحد حکام تشکیل دیا گیا تھا تا کہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ کون سی پنشن اور اسے فنڈ کی آمدنی سے کس طریقے سے ادا کیا جانا چاہیے۔ یہ فنڈ ر سبقدوش ہونے والے ملازمین کے فائدے کے لیے قائم کیا گیا تھا جنہیں بینک کی طرف سے پنشن دی گئی ہوگی۔ شق 8 کے تحت اہل عملے کے افسران کو پنشن کے لیے بینک میں درخواست دینے کا حقدار قرار دیا گیا تھا۔ لیکن دستاویز کی شرائط میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس میں بینک یا اس کے افسران پر کوئی ذمہ داری عائد کی گئی ہو جو اس طرح کے کسی بھی درخواست گزار کو پنشن دینے کے لیے اس کی طرف سے باضابطہ طور پر مجاز ہوں۔ اگر پنشن دی جاتی ہے تو اسے بینک یا بینک کے کسی افسر کی ہدایات کے تحت بھی واپس لیا جا سکتا ہے، اس میں ترمیم کی جا سکتی ہے یا اس کا تعین کیا جا سکتا ہے اور ایسی ہدایات ٹرسٹیز پر پابند تھیں۔ فنڈ سے متعلق ضوابط میں بھی تبدیلی کی جا سکتی ہے اور ٹرسٹ کے دستاویز میں موجود تمام یا کسی بھی ضوابط کو خارج کرنے یا

اس کے علاوہ نئے ضوابط بنائے جا سکتے ہیں۔ مذکورہ بالا توضیعات تحت بینک یا اس کے افسران کے لیے یہ کھلا تھا کہ وہ اس عملے کے کسی بھی افسر کو، جس نے انہیں پنشن کے لیے درخواست دی ہو، کوئی پنشن نہ دے اور ایسے افسر کو قابل ادائیگی کسی پنشن کو واپس لینے، ترمیم کرنے یا اس کا تعین کرنے کے لیے بھی، اگر ان کی رائے میں وصول کنندہ کا طرز عمل یا کیس کے حالات انہیں ایسا کرنے کا جواز پیش کریں۔ دستاویز کی پوری اسکیم نے بینک یا اس کے افسران کو پنشن دینے یا واپس لینے، ترمیم کرنے یا اس کا تعین کرنے کی واحد صوابدید کے ساتھ اس کی طرف سے باضابطہ طور پر مجاز کیا اور ان پر کسی بھی وقت پنشن دینا یا اسے کسی بھی مدت کے لیے جاری رکھنا بالکل بھی واجب نہیں تھا۔ اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مستفیدین کو معقول یقین کے ساتھ کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی جائز طور پر زور دیا جا سکتا ہے کہ ٹرسٹیز پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہونے کی وجہ سے حقیقت میں کوئی ٹرسٹ نہیں بنایا گیا، حالانکہ پیسہ ٹرسٹیز کو منتقل کر دیا گیا تھا۔

تاہم شری این سی چڑ جی نے زور دے کر کہا کہ بینک یا اس کی طرف سے باضابطہ طور پر مجاز افسران کو دیا گیا اختیار ٹرسٹ کی نوعیت کا ایک اختیار تھا، کہ کسی طبقے کے حق میں ایک عام ارادہ تھا اور ان کے ذریعے منتخب کیے جانے والے طبقے کے افراد کے حق میں ایک خاص ارادہ تھا اور اگرچہ انتخاب نہ کیے جانے سے خاص ارادہ ناکام ہو گیا تھا لیکن عدالت طبقے کے حق میں عمومی ارادے کو نافذ کر سکتی ہے اور اس لیے ٹرسٹ قانونی تھا۔ اس نے اس تنازعہ کی حمایت میں براؤن بمقابلہ ہگس اور برو بمقابلہ فلکوکس پر انحصار کیا گیا۔ قانون کی حیثیت جو ان حکام سے ابھرتی ہے ان ٹرسٹس کا خلاصہ لیون نے، پندرہویں ایڈیشن، صفحہ 324 میں کیا ہے:

"اختیارات، اس معنی میں جس میں یہ اصطلاح عام طور پر استعمال ہوتی ہے، محض اختیارات اور ٹرسٹ کی نوعیت کے اختیارات میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔ سابقہ الفاظ کے مناسب معنوں میں اختیارات ہیں۔ جو کہ لازمی نہیں، بلکہ خالصتاً صوابدیدی ہیں؛ وہ اختیارات جن پر ٹرسٹی کو عمل درآمد کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، اور جن پر ٹرسٹی کی ناکامی پر عدالت بذات خود عمل درآمد نہیں کر سکتی۔ دوسری طرف، مؤخر الذکر صوابدیدی نہیں ہیں، لیکن لازمی ہیں، ٹرسٹ کی نوعیت کا سارا مادہ رکھتے ہیں، اور اس کے بجائے، جیسا کہ لارڈ ہارڈ وک نے مشاہدہ کیا ہے، ٹرسٹ کے نام سے نامزد کیا جانا چاہئے۔" لارڈ ایلڈن نے کہا، " یہ بالکل واضح ہے کہ جہاں محض اختیار ہے، اور اس

اختیار کو استعمال نہیں کیا جاتا ہے، عدالت اس پر عمل درآمد نہیں کر سکتی۔ یہ بھی اتنا ہی واضح ہے کہ جہاں بھی ٹرسٹ بنایا جاتا ہے، اور ٹرسٹ پر عمل درآمد کرنا ٹرسٹی کی موت یا حادثاتی طور پر ناکام ہو جاتا ہے، یہ عدالت ٹرسٹ پر عمل درآمد کرے گی۔ لیکن یہاں محض ایک ٹرسٹ اور محض ایک اختیار نہیں ہے، بلکہ اس عدالت کو ایک ایسا اختیار بھی معلوم ہے جس پر جس فریق کو یہ دیا گیا ہے اس اُسے سونپا گیا اور اسے عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس قسم کی طاقت کے حوالے سے، عدالت اسے ٹرسٹ کی نوعیت اور خوبیوں میں حصہ لینے کے طور پر سمجھتی ہے کہ اگر وہ شخص جس پر فرض عائد کیا گیا ہے وہ اسے انجام نہیں دیتا ہے، تو عدالت کسی حد تک اس کی جگہ پر فرض ادا کرے گی۔ اس طرح، اگر کچھ مقاصد کے درمیان مقرر کرنے کا اختیار ہے لیکن ان مقاصد کے لیے کوئی تحفہ نہیں ہے اور تقرری کے نادہندہ میں کوئی تحفہ نہیں ہے، تو عدالت کا مطلب ان مقاصد کے لیے برابر کا ٹراسٹ یا تحفہ ہے اگر اختیار کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن اصول پر کام کرنے کے لیے ایک واضح اشارہ ہونا چاہیے کہ بنانے والے کا ارادہ تھا کہ اقتدار کو ٹرسٹ کی نوعیت میں سمجھا جائے۔"

تاہم یہ پوزیشن اپیل کنندہ کو فائدہ نہیں پہنچاتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے کہ ٹرسٹ کے دستاویز میں کوئی واضح اشارہ نہیں ہے کہ بینک کا ارادہ تھا کہ اس اختیار کو ٹرسٹ کی نوعیت کا سمجھا جائے، اس لیے کہ بینک یا اس کے افسران پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی گئی تھی جو اس طرف سے کسی بھی درخواست گزار کو پنشن دینے کے لیے مجاز تھے۔ کوئی پنشن دینے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی اور پنشن، اگر دی جاتی ہے تو، بینک یا اس کے افسران کے ذریعہ اس سلسلے میں باضابطہ طور پر واپس لے لی جا سکتی تھی، ترمیم یا تعین کیا جا سکتا تھا جیسا کہ اس میں کہا گیا ہے۔ ان حالات میں یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ ٹرسٹ کی نوعیت میں کوئی ایسا اختیار تھا جس کا استعمال عدالت کے ذریعے کیا جا سکتا تھا اگر کسی نہ کسی وجہ سے اختیار حاصل کردہ اس کا استعمال نہ کرتا۔ اس مرحلے پر اس بات پر غور کرنا مناسب ہوگا کہ آیا دستاویز کی شرائط کے تحت پنشن کا حقدار ہونے کا دعوی کرنے والا کوئی مستفید اس کے فائدے کے لیے بنائی گئی کسی توضع کے نفاذ کے لیے عدالت سے رجوع کر سکتا ہے۔ اگرچہ وہ پنشن کی گرانٹ کے لیے درخواست دینے کے لیے شق 8 کے تحت اہل ہو سکتا ہے لیکن وہ یقینی طور پر اس شق کو نافذ نہیں کر سکتا کیونکہ بینک یا اس کے افسران پر اسے کوئی پنشن دینے کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی گئی تھی اور کسی پر اس طرح کی کوئی ذمہ داری عائد نہ ہونے کی صورت میں یہ زور دینا بے سود ہوگا کہ اس طرح ایک درست ٹرسٹ بنایا گیا تھا جیسے اپیل

کنندہ کی طرف سے دعوی کیا گیا تھا۔

لہذا ہماری رائے میں عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچنے میں صحیح تھی کہ مستفیدین کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال تھی اور اس کے نتیجے میں پنشن دینے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی جس کے نتیجے میں کوئی قانونی اور موثر ٹرسٹ نہیں بنایا گیا کہا جاسکتا تھا۔اور مزید یہ کہ مالی سال 47-1946 میں بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xv) کے معنی میں کاروبار کے مقاصد کے لیے 200000 روپے کوئی خرچ یا خرچ نہیں تھا۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر ہم ان دلچسپ سوالات میں جانا ضروری نہیں سمجھتے جو اپیل گزار کی طرف سے اٹھائے جانے کی کوشش کی گئی تھی۔جیسے کہ،حوالہ کا دائرہ کار کیا تھا،اور مدعا علیہ کے ذریعہ،یعنی آیا اخراجات سرمایہ جاتی اخراجات تھے یا محصولات کے اخراجات اور اگر مؤخر الذکر کو قانون کی دفعہ 10(4)(ج) توضیعات کے پیش نظر اب بھی کٹوتی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

اس لیے نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے حرجانے کے ساتھ مسترد کیا جانا چاہیے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: پی کے مکھرجی۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: جی۔ایچ۔راجادھیکش۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 13:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document